سوال

(115) جہیز اور اسلام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین مقتیان شرع متین اس مسئلہ کے جواب میں کہ شادی کے قبل دولہا کی جانب سے دولہن کے سرپرستوں سے مطالبہ کیا جاسکتا ہے کہ ہماری مانگ ادائے گی پر آپ کی لڑکی سے ہم اپنے لڑکے کی شادی کرسکتے ہیں ورنہ رشتہ ہمیں منظور نہیں ۔ کہیں اس مطالبہ کا نام تحفہ ہے کہیں جوڑ کہیں تلک کہیں کٹنم کہیں ڈمانڈ کہیں سلامی بہرحال مرض ایک ہے اور نام مختلف ۔ کہیں اس کے برعکس بھی ہوا کرتا ہے یعنی : لڑکی کے سرپرستوں کی جانب سے لڑکے کے سرپرستوں کو یہ لالچ دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر آپ کے لڑکے کے ساتھ ہماری لڑکی کا نکاح ہوجائے تو ہم بخوشی اپنی جانب سے فلاں فلاں چیزیں بطور تحفہ دیں گے ۔

کیا اس قسم کے مطالبات اور پیش قدمی شریعت محمدی میں روا ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو ازروئے کتاب اللہ حدیث رسول اور افعال صحابہ ثبوت دیں ۔ اور اگر مذکورہ تینوں مقامات پر کوئی ثبوت نہ ہو تو ایسی صورت میں خلاف ورزی کرنے والوں پر کیا وعید ہے؟ مطلع فرمائیں تاکہ : عوام کے دلوں میں خوف پیدا ہو اور اس طرح کی گمراہی سے حتی الوسع بچیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شادی سے قبل رشتہ کی بات چیت کرتے وقت لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کے سرپرستوں سے کسی بھی چیز کا مطالبہ کرنا اور رشتہ کی منظوری کو اس پر معلق اور موقوف کرنا اور یہ کہنا کہ ہماری یہ مانگیں پوری کردی جائیں تب ہمیں یہ رشتہ منظور ہوگا اور ہم اپنے لڑکی کی شادی کریں گے اور اگر ہماری یہ مانگیں پوری نہیں کی گئیں تو ہم شادی نہیں کریں گے ۔ لڑکے والوں کی طرف سے یہ مانگنا اور مطالبہ کرنا اور اس کی ادائے گی شرط خواہ وہ مانگ نقد یا مختلف سامانوں یک یا جائداد غیر منقولہ (مکان یا زمین) کی ہو بہرحال اس قسم کا مطالبہ اور اس کی ادائے گی پر شادی کو معلق اور موقوف رکھنا عقلا وشرعا ناجائز ہے اور اس طرح کی شرطیں لگانے والے شرعا گنہ گار ہیں ۔

لڑکی والوں کی طرف سے رشتہ کی بات ک چیت کے وقت پیش قدمی کرتے ہوئے لڑکے والوں سے یہ کہنا کہ اگر آپ یہ رشتہ منظور کرلیں اور اپنے لڑکے سے ہمارلڑکی کی شادی کردیں تو ہم جہیز میں نقد اور فلاں فلاں ازقسم ہائے اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ دیں گے ان کہ یہ وعدہ کرنا بھی شرعا غلط اور غیر صحیح ہے ۔ لیکن اس بنا پر کہ ان کو اپنی لڑکی کے رشتہ کی ضرورت اور طلب ہے ۔ اور عام طور پر لڑکے والے بغیر اس کے رشتہ منظور نہیں کرتے اور لڑکیوں کی شادی مشکل سے ہوتی ہے ۔ بنا بریں مختلف وجوہ سے وہ ترغیبا اور تحریصا جہیز کا وعدہ کرتے ہیں ۔

اس مجبوری کی وجہ سے ان کا جرم فی الجملہ ہلکا ہوجاتا ہے ۔ لیکن لینے اور دینے کی یہ رسم چاہے اس کا جو بھی نام رکھ دیا جائے شرعا ناجائز اور واجب الترک ہے ۔

پہلی وجہ : ہر مسلمان کےلئے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ اور آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام کا اسوہ حسنہ عملی نمونہ ہے جس کی پیروی اوراتباع واقتداء سب کےلئے ضروری ہے پس ہمیں پیدائش ختنہ عقیقہ منگنی اورشادی وغیرہ کی تقاریب اورزندگی کے تمام امورمیں رسول اللہ ﷺ اورصحابہ کرام نے انجام دیا ہے عہد نبوی اورعہد صحابہ میں سوال میں ذکرکئے گئے مطالبات یاپش قدمی کاوجود بالکل نہیں تھا ۔ غرض یہ کہ شریعت میں اس رسم کوئی اصل یا بنیاد نہیں ہے ۔

دوسری وجہ : ہر مسلمان کےلئے شریعت مطہرہ میں شادی کے موقع پر رشتہ طے کرنے کے وقت یاشادی کے بعد لڑکی والوں پر کسی قسم کاخرچ اوربوجھ نہیں رکھا گیاہے ۔ بلکہ سارا بوجھ لڑکی لڑکے پر رکھا گیا ہے اس بنا پر شوہور کو قوام کہا گیا ہے ۔ارشاد ہے : الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ (النساء :34)پس لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کے سرپرستوں سے کسی چیز کامطالبہ کرنا شریعت کے منشاکے بالکل خلاف ہے ۔

تیسری وجہ :ہندوؤں وغیرہ میں لڑکیوں کووالدین سے میراث نہیں ملتی خواہ اس وجہ سے ان کہ ان کے مذہب میں یہ چیز ہے ہی نہیں یااس وجہ سے کہ ان کے یہاں لڑکیوں کومیراث نہ دینے کارواج اوردستور ہوگیا ہے ۔ اس لئے لڑکے والے چاہتے ہیں کہ جیسے بھی ہواورجس شکل میں ہولڑکی والوں سے زیادہ زیادہ مال ومتاع حاصل کیا جائے اس لئے وہ شادی کے وقع پر مذکورہ مطالبہ اورمانگ کرتے ہیں اورلڑکی والے ان کامطالبہ کوپورا کرتے ہیں ۔ انہیں کی دیکھادیکھی مسلمان بھی اکثر جگھوں میں اپنی لڑکیوں کومیراث سے محروم رکھتے ہیں اورعام طورپر مسلمانوں میں شادی کے موقع پرلڑکی والوں سے جہیز وغیرہ کامطالبہ کرتے ہیں جوایک رواج ہوگیا ہے ۔

پہلی بات : یعنی لڑکیوں کومیراث سے محروم رکھنا اسلامی قانون کے خلاف ہے اورغیر مسلموں کی پیروی کرنی ہے ۔

دوسری : بات یعنی : جہیز کاجبری مطالبہ یااس کی پش کش بے اصل ہونے کے ساتھ غیر مسلموں کی نقالی واجب الترک ہے ۔

چوتھی وجہ : لڑکے والوں کومطالبہ کوپورا کرنے کےلئے بسا اوقات لڑکی والوں کوسودی قرض لینا پڑتا ہے یازمین گروہ رکھنی پڑتی ہے اوراگراس کی کئی لڑکیاں ہوں تواس کوہر مرتبہ یہی کچھ کرنا پڑتا ہے ۔جس کے نتیجہ میں اس کوہمیشہ مالی پریشانی نیز معاشی اوراقتصادی وتباہی سے دوچار ہونا پڑتا ہے اورظاہر ہے کہ اس کی تباہی اورپریشانی کاسبب یہی مطالبہ یاپش کش ہوتی ہے ۔

پانچویں وجہ :جہیزوغیرہ مہیاکرنے میں بالعموم اسراف وتبذیر شرعا ممنوع ہے ۔

چھٹی وجہ :جہیزوغیرہ کے معاملہ میں عام طورپرریااورنام ونمودفخرومباہات اورشہرت طلبی ونمائش ہوتی ہے اوریہ سب چیزیں شرعا ممنوع ہے ۔

ساتویں وجہ :لڑکے والے لڑکے والوں کامطالبہ بالکل نخواستہ جبر اورقہر پورا کرتے ہیں ان کادل شاہید ہی اس پر راضی ہوتا ہے اورکسی مسلمان کامال بغیراس کی خوشی اوررضامندی کے دوسرے کےلئے حلال نہیں ہے ارشاد ہے :لایحل مال امر مسلم الابطیب نفسہ الحدیث (کسی مسلمان کامال نہیں حلال ہے مگراس کی دلی خوشی سے)

آٹھویں وجہ :جہیز میں بسااوقات بے ضرورت کی چیزیں دی جاتی ہیں اورمسلمان کےلئے یہ جائز نہیں ہے کہ بے ضرورت اورفضول چیزوں میں اپنا پسہ خرچ کرے ۔

نویں وجہ :مرد کی مردانگی اورشہامت وغیرت ورقوامت کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ اپنی بیوی اوراس کے سرپرست کے مال کی طرف تاکے اوراس پر بھروسہ کرے اوراپنی تعلیم وغسرہ کسی بھی اپنی ضرورت میں اپنی ہونے والی بیوی اوراس کے سرپرستوں کازیزبار احسان منداورممنون کرم ہو۔

دسویں وجہ :جولڑکی والے مالداراورپیسے والے ہوتے ہیں ۔ وہ تولڑکے والوں کے مطالبات کسی طرح پورا کردیتے ہیں یاجہیز کی مروجہ ملعون رسم پوری کرلیتے ہیں لیکن جولوگ کم حیثیت یاغریب ہوتے ہیں اوران کے ایک یاایک سے زیادہ لڑکیاں ہوتی ہیں ان کےلئے لڑکے والوں کامطالبہ پورا کرنا جہیز کی رسم پوری کرنا سخت مشکل ہوتا ہے اورلڑکی ان کےلئے عذاب اورمصیبت بن جاتی ہے ۔ عدم استطاعت کی بناپر کہیں رشتہ طے نہیں ہوتاجس کانتیجہ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکی معاشرہ کی خرابی کی وجہ سے غلط کاری میں مبتلا ہوجاتی ہے ۔

اور اس کے بعد جو بھیانک نقشہ پیش آتا ہے اس کو زبان اور قلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ ایسا بھی ہوا کہ لڑکی کے ولی اور سرپرست اور ذمہ دار نے لڑکی کے رشتہ سے مایوسی اور اس کی وجہ سے پریشانی اور رنج وغم کے غلبہ کے باعث خودکشی کرلی ہے یا خود لڑکی ہی نے والدین کے رنج وغم اور فکر وپریشانی کے باعث خودکشی کرلی ہے۔

گیارھویں وجہ: جو چیز شرعاً لازم نہ ہو بلکہ محض مباح یا مستحب ہو اس کو اعتقاداً اور عملاً یا صرف اپنے اوپر لازم کرلینا اور اس کو پابندی کے ساتھ انجام دینا اور کبھی اس کے خلاف نہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ بلکہ یک گونہ شیطان کی اتباع ہے اور اگر وہ کام مباح کی درجہ میں نہ ہو اور اس میں طرح طرح کے مفاسد ہوں تو اس کا التزام بلاشبہ شیطانی کام ہے۔ بنابریں لڑکے والوں کی طرف سے شادی کے وقت مذکور مطالبہ یا لڑکی والوں کیطرف سے پیش قدمی اور جہیز کا وعدہ اور اس کی ادائے گی اور جہیز کی رسم پوری کرنے کا الزام بلاشبہ التزام ملایلزم (جو چیز لازمی نہ ہو اس کو لازم کرلیا) ہونے کی وجہ سے شیکان کا اتباع ہے۔

بارھویں وجہ: آں حضرت ﷺ حضرت فاطمہ کے سرپرست اور ولی ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت علی کے بھی سرپرست اور ولی تھے اور ہر ولی اور سرپرست کے لئے ضروری ہے کہ وہ لڑکے کی شادی کے ساتھ اس کے لئے گھر اور ضروری گھریلو سامان کا انتظام کرے جبکہ اس کے لئے اپنا ساتھ رکھنے کی گنجائش نہ ہو۔ بنابریں حضرت فاطمہ کی شادی کے موقع پر آں حضرت ﷺ نے ان کو چند گھریلو سامان (چمڑے کا گدا پانی کا گھڑا چکی شوس کی چادر) دیا تھا اور دونوں کو رہنے سہنے کے لئے گھر کا انتظام کس طرح کیا تھا لیکن یہ جہیز کی مروجہ رسم کے طور پر ہرگز نہیں بلکہ اس لئے تھا کہ حضرت علی کے بھی آپ ﷺ ہی سرپرست اور ولی تھے۔ اور بحیثیت ولی کے آپ ﷺ کے ذمہ ان کو بسانے کی صورت میں مکان اور مذکورہ چیزوں کا مہیا کرنا آتا تھا جیسا کہ ہر باپ اپنے لڑکے کے لئے اس قسم کا انتظام کیا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت حال کو جہیز کی مروجہ رسم سے کوئی ادنی سی بھی مناسبت نہیں ہے۔ پس حضرت فاطمہ کی شادی کے موقع پر آپ ﷺ کی طرف سے دونوں کو جو کچھ دیا گیا اس کو جہیز کی مروجہ ملعون رسم کے ثبوت میں پیش کرنا بالکل غلط اور نادرست ہے۔

تیرھوس وجہ: لڑکی والوں کی طرف سے پیش کش اور وعدہ کرنے کی صورت میں لڑکے والے ان کے وعدے پر بھروسہ کرکے رشتہ منظور کرلیتے ہیں۔ اور شادی ہو جاتی ہے تو اس کے بعد ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکی والوں کی نیت بدل جاتی ہے اور قصداً باوجود استطاعت کے وعدہ پورا نہیں کرتے جس کے نتیجہ میں تعلقات خراب ہو جاتے ہیں اور باہمی کش مکش پیدا ہو جاتی ہے جس کیوجہ سے لڑکی کی زندگی خراب اور اجیرن ہوتی ہے ایسی حالت میں اس قسم کی پیش کش اور اس پر اعتماد کیوں کر درست ہو سکتا ہے؟

شادی کی نسبت کے وقت لڑکے والوں کی طرف ہونے والا مطالبہ یا لڑکی والوں کی طرف سے پیش کش اور وعدہ اور مروجہ جہیز کا لین دین یہ ایسی سماجی برائی اور معاشرہ کی خرابی ہے کہ اس پر پابندی عائد کرنے کے لئے ہندوستان کی مختلف ریاستیں بہار اڑیسہ مغربی بنگال ہریانہ پنجاب ہماچل پردیش وغیرہ بہت پہلے ہی قانون بنا چکی ہے اور مرکزی حکومت نے بھ ایک بسوط اور جامع قانون بنانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے باوجود یہ سماجی برائی کم نہیں ہو رہی ہے بلکہ ہندوستان کے تقریباً تمام فرقوں میں بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اسی طرح کی برائیاں محض قانون بنالینے سے ختم نہیں ہو سکتیں جب تک کہ قانون پر عمل کرنے میں سختی سے کام نہ لیا جائے اور قانون پر عمل کرنے والے دیانتدار اور مخلص نہ ہوں۔

ہمارے نزدیک مسلمانوں سے جہیز کی لین دین کی لعنت ہو یا اس کے علاوہ اور کوئی دوسری غیر شرعی رسم اس کو دور کرنے اور اٹھانے کلئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ علماء اپنے وعظ وتقاریر وخطبات جمعہ وعیدین میں ان رسوم کی مخالفت کے ساتھ خود اپنے گھروں اور خاندانوں سے اٹھانے میں پہل کریں اور ساتھ ہر برادری کے سربرآوردہ بااثر لوگ اور گاؤں کے سرداران اپنے گھروں میں ان رسموں کو ختم کریں ان کے دیکھی دیکھا ان شاء اللہ عوام بھ ایسا ہی کریں گے۔ اس لئے کہ چھوٹے لوگ بڑے لوگوں کے تابع ہوتے ہیں اور اگر عوام ان فضول رسموں کو ترک کرنے میں ان کی اتباع نہ کریں تو پھر علماء اور خواص ان ک ایسی تقاریب میں جہاں غیر شرعی رسمیں برتی جائیں شریک نہ ہوں ان رسموں کے انسداد کا ایک اور ممکن طریقہ بھی ہے وہ یہ کہ علماء اور مصلحین کچھ اصلاح پسند نوجوانوں کی ذہنی تربیت کریں اور ان کو ساتھ لے کر عوام پر ہر ممکن دباؤ ڈال کر پیدائش سے لے شادی تک کی تقاریب کی غلط رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور ان رسموں کے انسداد کلئے کوئی چور دروازہ نہ چھوڑیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 245

محدث فتویٰ